۷۸۶ ہوالکل یا معین

تذکرہ

مسلمان مہارانا

از خواجہ حسن نظامی دہلوی

کارکن حلقہ مشائخ دہلی نے

مئی سنہ ۱۹۲۷ء میں شائع کیا

ٹائٹل دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں طبع ہوا

تعداد ۵۰۰۰ قیمت ۴ر

دوسری شرارت

گورو گھنٹال نے اسلامی اخبار خاور کے اقتباسات شائع کئے ہین اور یہ لکھا ہے کہ اسلامی اخبار خاور نے بھی حسن نظامی کی مخالفت کی اور مہارانا کے خلاف مضمون شائع کیا۔ مگر گورو گھنٹال جھوٹا ہے بے ایمان ہے۔ خاور نے مخالفت ہرگز نہین کی۔ اس کا مقصد تحریر اصلاح و ترقی ہے۔ میری اور مہارانا کی مخالفت ہرگز نہین ہے۔

قادیانی اخبار "الفضل"

مسٹر محمد علی کو شرم آنی چاہیئے کہ انہون نے تو مہارانا کے سلسلہ مین ہندو اخبارون کا ساتھ دیا لیکن وہ جماعت جو مسٹر محمد علی کی طرح حنفی اعتقاد نہین رکھتی بلکہ اپنے خاص عقائد کے سبب جمہور مسلمانون مین بہت بدنام ہے یعنی قادیانی جماعت اس کے مشہور اخبار "الفضل" نے مہارانا کی نسبت جو کچھ لکھا اس کو یہان اس لئے درج کیا جاتا ہے کہ مسلمان غور کرین کہ مسٹر محمد علی کی یہ بے موقع مخالفت کیسی شرمناک تھی۔

اگرچہ مین قادیانی عقیدہ کا نہین ہون نہ کسی قسم کا میلان میرے دل مین قادیانی جماعت کی طرف ہے لیکن مین اس بات کو تسلیم کرتا ہون کہ قادیانی جماعت اسلام کے حریفون کے مقابلہ مین بہت موثر اور پرزور کام کر رہی ہے۔ اور اس جماعت کے اخبار الفضل نے جو کچھ مہارانا کی نسبت اور میری نسبت لکھا ہے اس سے اس جماعت کی دانشمندی اور محبت اسلام ظاہر ہوتی ہے۔ قادیانی اخبار الفضل کا مضمون یہ ہے۔

مہارانا نصر اللہ خان اور خواجہ حسن نظامی صاحب

اگرچہ خواجہ حسن نظامی صاحب کے اعلانون سے جو انہون نے علاقہ گجرات و کاٹھیاواڑ کے ایک مہارانا کے متعلق شائع کئے یہ غلط فہمی پیدا ہوسکتی تھی کہ مہارانا مع اپنی قوم کے کئی لاکھ آدمیون کے خود مسلمان

ہوئے حالانکہ ساڑھے چار سو سال ہوئے ان کے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کیا تھا اور اس سے جلد جوش میں آنے اور بلا محنت کامیاب ہو جانے کے خواہشمند مسلمانوں نے خوشی منانے کا ایک موقعہ پایا جس کے وہ قطعاً حقدار نہ تھے لیکن اس بنا پر خواجہ صاحب کی ان کوششوں کی تخفیف کرنا جو انہوں نے مہارانا صاحب اور ان کی قوم کو اسلام پر قائم رکھنے کے متعلق کیں مناسب نہیں۔ گو مہارانا صاحب معہ اپنی قوم کے اب مسلمان نہیں ہوئے لیکن جن حالات میں سے گذرتے ہوئے انہوں نے اپنے تعلق کو مسلمانوں کے ساتھ استوار کرنا شروع کیا ہے وہ ان کے از سر نو مسلمان ہونے سے کم نہیں۔ بلاشبہ ان کے آباؤ اجداد نے اسلام قبول کیا تھا لیکن اب تو وہ نام کے مسلمان بھی نہ رہ گئے تھے۔ تمام ہندوانہ رسوم ان میں رائج تھیں۔ نام تک ہندوانہ تھے اور اس پر ستم یہ کہ شدھی والے اپنی پوری طاقت اور قوت سے ان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اگر وقت پر ان کی خبر نہ لی جاتی تو ان کی بھی وہی حالت ہوتی جو ملکانوں کی بہت بڑی تعداد کی ہوئی ہے۔ پس مہارانا صاحب کے متعلق خواجہ حسن نظامی صاحب کی کوششیں قابل داد ہیں اور مہارانا صاحب کا دور دراز کا سفر طے کر کے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں شریک ہونا اور اسلام سے اپنی محبت اور الفت کا اظہار کرنا خوشی کی بات ہے۔

اس وقت اگر ایسی قوموں کو جو اسلام سے ناواقفیت اور ہندوانہ رسم و رواج میں جکڑی ہونے کی وجہ سے ارتداد کے گڑھے پر کھڑی ہیں مرتد کرنے والوں کے چنگل سے بچا لیا جائے تو یہ بھی کوئی کم خدمت نہیں جس کے لئے کوشش کرنا تمام سر برآوردہ لیڈروں کا فرض ہے۔

(الفضل)

سوراجیہ ایک شخص مسمی ناتھو چوپڑہ نامی ایک ہفتہ وار اخبار سوراجیہ شائع کرتا ہے یہ اخبار اگرچہ نہایت ردی ہے اور اس کی نہ